بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۲ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

الفضل

خطبہ نمبر ۳۶

قادیان

یوم پنجشنبہ

جلد ۳۲ | ۵ ماہ اخاء ۱۳۲۳ ہش | ۱۷ شوال ۱۳۶۳ھ | ۵ اکتوبر ۱۹۴۴ء | نمبر ۲۳۳

214

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۳ ماہ اخاء۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق بذریعہ فون ۵ بجے شام یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضور کی طبیعت ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت وعافیت کے لئے دعا فرمائیں۔

قادیان ۳ ماہ اخاء۔ سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ بیگم حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت آج نسبتاً بہتر ہے۔ کامل صحت کے لئے دعا کی جائے۔

صاحبزادی امۃ الوحید سلمہا اللہ کی طبیعت بدستور خراب اور تشویشناک ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا جاری رکھیں۔

اہلیہ صاحبہ اول مکرم مولوی عبدالسلام صاحب عمر خلف حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ بیمار ہیں دعائے صحت کی جائے۔

خطبہ جمعہ

دُنیا پر واضح کر دو۔ کہ چلو ہم پاگل تو پاگل ہی سہی

از حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۲ ستمبر ۱۹۴۴ء مطابق ۲۲ تبوک ۱۳۲۳ ہش

بمقام ڈلہوزی

مرتبہ۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

مختلف حالات کے لحاظ سے انسانوں کی محنتیں اور کوششیں بدلتی چلی جاتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے انسان کے اندر جو حواس پیدا فرمائے ہیں۔ ان میں سے ایک

حس موازنہ

کی بھی ہے۔ انسانی جسم میں خدا تعالےٰ نے ایک مادہ یہ بھی رکھا ہے۔ کہ جب وہ کوئی کام کرنے لگتا ہے۔ تو اس کے دماغ کے ایک خاص حصہ میں اس کام کا ایک وزن قرار دیا جاتا ہے۔ اس وزن کے مطابق جسم کو زور لگانے کی ہدایت دی جاتی ہے۔ اور جب اس کے دماغ کا فیصلہ اس چیز کے وزن کے مطابق ہو جاتا ہے۔ تو وہ کام ہو جاتا ہے۔ اور جب اس کے دماغ کا فیصلہ اس چیز کے وزن کے مطابق نہیں ہوتا تو وہ کام نہیں ہوتا

یہ حس ایسی ہے جس کی طرف بہت کم لوگوں نے توجہ کی ہے۔ بلکہ دنیا میں اس کا احساس پیدا ہی اس قریب زمانہ میں ہوا ہے۔ پہلے صرف حواس خمسہ کہلاتے تھے۔ حالانکہ حواس پانچ نہیں بلکہ زیادہ ہیں

موجودہ تحقیقات

کی رُو سے نو حسیں ہیں۔ ممکن ہے اور بھی ہوں۔ مگر اس وقت تک نو ثابت ہو چکی ہیں۔ ان میں سے ایک حس موازنہ کی ہے۔ یعنی جس کے ساتھ کسی کام یا کسی چیز کا دماغ میں وزن کیا جاتا ہے۔ اسی طرف قرآن کریم نے اشارہ فرمایا ہے۔ کہ ہر چیز کے لئے ایک میزان مقرر ہے۔ یعنی ہر کام کے مناسب حال ایک طاقت مقرر کی گئی ہے۔

اسی وجہ سے ہم دیکھتے ہیں۔ کہ عام طور پر جن چیزوں کے اٹھانے یا جن چیزوں کے ہلانے کی عادت ہوتی ہے۔ جب انسان ان کو اٹھانے یا ان کو ہلانے کی کوشش کرتا ہے۔ تو اس کو ان کے اٹھانے یا ہلانے سے صدمہ نہیں پہنچتا۔ کیونکہ اس کو اس چیز کا وزن معلوم ہوتا ہے۔ مگر جب کبھی وہ اس کا وزن معلوم کرنے میں غلطی کر جاتا ہے۔ تو اس کو اس کے اٹھانے میں صدمہ پہنچتا ہے۔ مثلاً ایک شخص کو اندھیرے میں ایک چیز پڑی ہوئی نظر آتی ہے۔ وہ سمجھتا ہے۔ یہ لکڑی کی چیز ہے۔ مگر ہے وہ لوہا۔ تو اس چیز کو اٹھاتے ہوئے اس اٹھانے والے کو اسی قسم کا صدمہ پہنچیگا۔ جس طرح بجلی کی تار کو ہاتھ لگانے سے صدمہ پہنچتا ہے۔ پھر بھی وہ چیز ہلیگی نہیں۔ بعد میں جب پتہ لگ جائے گا۔ کہ وہ لوہا ہے۔ تو دوسری دفعہ وہ اسکو اٹھانے میں کامیاب ہو جائیگا۔ کیونکہ اب اسکا دماغ اس چیز کو اٹھانے کے لئے اتنی ہی طاقت بھیجے گا۔ جتنی طاقت کی کہ ضرورت تھی۔ اس لئے دُوسری دفعہ وہ اس کو اٹھالیگا

جب میں کوئی ۱۹-۲۰ سال کا تھا پہلی مرتبہ ڈلہوزی آیا۔ پہاڑ تو پہلے بھی دیکھا ہوا تھا۔ اس سے پہلے شملہ گیا تھا۔ مگر ڈلہوزی پہلی مرتبہ آیا تھا۔

فارگوسن عیسائیوں کا ایک بڑا مشہور پادری

تھا۔ سیالکوٹ میں ہزارہا لوگ اسکی محنت اور کوشش سے عیسائی ہوئے تھے۔ جب میں اس سے ملا ہوں اسوقت اسکی عمر کوئی ۷۵ سال کے قریب تھی اس وقت وہ لوناباں مقرر تھا۔ اور تبدیلی آب و ہوا کے لئے یہاں آیا ہوا تھا۔ وہ روزانہ ڈلہوزی میں مختلف قسم کے دو دو چار چار صفحات کے ٹریکٹ بانٹا کرتا تھا۔ جس کی وجہ سے لوگوں میں ہیجان تھا۔ مسلمان یہ سب کچھ دیکھتے تھے مگر سمجھتے تھے۔ کہ ان میں جواب کی طاقت اور ہمت نہیں ہے۔ میں بچہ ہی تھا۔ مگر احمدی تبلیغ کی دھاک مدتوں سے لوگوں کے دلوں پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اس لئے بعض مسلمان میرے پاس آئے۔ اور مجھے تحریک کی کہ آپ اس پادری سے بات کریں۔ میں نے آمادگی کا اظہار کیا۔ اس وقت

عیسائی لٹریچر کا مطالعہ

تو مجھے نہیں تھا۔ وہی باتیں معلوم تھیں جو احمدیہ لٹریچر میں عیسائیوں کے متعلق پڑھی ہوئی تھیں۔ وہ ۷۵ سال کا تجربہ کار اور اس کے مقابلہ میں میں ۲۰ سال کا ناتجربہ کار۔ مگر باوجود ناتجربہ کاری کے اتنا میں جانتا تھا۔ کہ عیسائیوں کا یہ طریق ہے۔ کہ وہ بات کرتے وقت بازخوت مسلمانوں پر ڈالنے کی کوشش کیا کرتے ہیں۔ اور اپنے آپکو ایک

حملہ آور کی حیثیت

سے پیش کیا کرتے ہیں یہ بات میرے ذہن میں تھی اور جاتے جاتے میں سوچ رہا تھا۔ کہ میرا تجربہ کم اور علم بھی کم ہے۔ اس کے مقابل میں اس پادری کا تجربہ بھی زیادہ ہے۔ اور علم بھی زیادہ ہے اسکی ساری عمر بحث مباحثے کرنے میں گزر گئی ہے وہ بات کو اس رنگ میں غلط کرنے کی ضرور کوشش کریگا کہ اپنے آپکو معترض اور حملہ آور کی حیثیت دیکر ہم پر اعتراض کرے۔ اس لئے میں نے سوچا کہ مناسب یہی ہے کہ میرا پہلو جارحانہ ہو اور اسکا پہلو دفاعی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

جب ہم وہاں پہنچے تو پادری صاحب کو کہلا بھیجا کہ ہم آپ سے بات کرنے کے لئے آئے ہیں۔ اس نے کہا آجائیں۔ ہم اندر جاکر بیٹھ گئے۔ پادری صاحب نے پوچھا آپ کس طرح آئے ہیں۔ مَیں نے کہا ہم

مذہبی تحقیق کے لئے

آئے ہیں۔ کہنے لگا آپ کا مذہب کیا ہے۔ مَیں نے کہا جب میں تحقیق کرنے کے لئے آیا ہوں تو یہ سوال پیدا ہی نہیں ہوتا۔ کہ میرا مذہب کیا ہے۔ تحقیق کے بعد جو مذہب سچا معلوم ہوگا۔ اسے مانوں گا اگر ثابت ہوگیا کہ اسلام ہی سچا مذہب ہے تو میں کہوں گا جو مذہب پہلے ہے میں اس پر قائم ہوں۔ اور اگر ثابت ہوگیا کہ عیسائیت سچی ہے۔ تو اس کے بعد یہ سوال ہی نہیں رہیگا۔ کہ تحقیق سے پہلے میرا کیا مذہب تھا۔

پس میری حیثیت تو ایک تحقیق کرنے والے کی ہے۔ اس لئے میں مطالعہ کے بعد ہی اس کا جواب دے سکونگا کہ میرا کیا مذہب ہے میں آپ کے پاس تو تحقیق کیلئے آیا ہوں۔ آپ مجھے

عیسائیت کی بات

بتائیں آپ روزانہ ٹریکٹ تقسیم کرتے ہیں کہ عیسائیت سچی ہے اور باقی مذاہب درست نہیں ہیں۔ آپ بتائیں میں کیوں کر مانوں کہ آپ کی بات درست ہے۔

اس نے جواب دیا عیسائیت کو سچا ماننے کی وجہ یہ ہے کہ خداوند کی ہستی کا جو ثبوت اور خداوند کی جو حقیقت عیسائیت میں بیان کی گئی ہے وہ اور کسی مذہب میں نہیں پائی جاتی۔ اور چونکہ خداوند خدا کی ذات پر ایمان لانے کے بغیر نجات حاصل نہیں ہو سکتی اس لئے عیسائیت دوسرے مذاہب کے مقابلہ میں سچی ہے۔

مَیں نے کہا آپ کے نزدیک

خدا تعالیٰ کی تعریف

کیا ہے۔ جو تعریف آپ بیان کریں گے اسی کے مطابق ہم آپ سے بات کریں گے میں نے سنا ہے کہ عیسائی باپ کو بھی خدا مانتے ہیں۔ آپ بتائیں یہ تینوں ایک ہی خدا کی الگ الگ حیثیتیں ہیں یا تینوں حقیقتاً خدا ہیں۔

اس نے کہا یہ حیثیتیں نہیں بلکہ

حقیقتاً تینوں خدا

ہیں۔ اس وقت میں یہ بات سمجھتا تھا کہ اگر صفات کے متعلق پہلے سے ہی بات صاف نہ کر لی گئی تو یہ دلیل میں پھنسکر اپنے بچاؤ کے لئے صفات کی طرف آجائے گا اور کہدے گا کہ تینوں اقنوم ایک خدا کی صفات ہیں الگ ہستیاں نہیں۔ اسلئے میں نے اس سے منوا لیا کہ یہ صفات نہیں بلکہ حقیقتاً تینوں خدا ہیں۔ پھر میں نے پوچھا یہ تینوں مل کر ایک خدا بنتا ہے یا تینوں اپنی اپنی ذات میں خدا ہیں۔ کہنے لگا چونکہ

تینوں ایک ہی مقصد کیلئے

ہیں اس لئے ایک ہی ہیں اور چونکہ تینوں اپنی اپنی ذات میں مکمل ہیں اس لئے تین ہیں۔ پھر میں نے سوال کیا۔ یہ بتائیے اگر تینوں اپنی اپنی ذات میں مکمل ہیں تو یہ جو دنیا نظر آرہی ہے کیا اس کو پیدا کرنے کی اکیلے باپ میں طاقت تھی۔ کیا اکیلے بیٹے میں اس دنیا کو پیدا کرنے کی طاقت تھی۔ کیا اکیلے روح القدس میں اس دنیا کو پیدا کرنے کی طاقت تھی؟ کہنے لگا ہاں۔ اس کے بعد میں نے کہا اب میں آپ سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں۔ کہ فرض کرو آپ کو نوٹ کرنے کے لئے اس پنسل کی ضرورت ہے۔ جو آپ کے سامنے میز پر پڑی ہے۔ اس کو اٹھانے کا ایک طریق تو یہ ہے کہ آپ اٹھیں اور خود ہی اس پنسل کو اٹھالیں۔ دوسرا طریق یہ ہے کہ وہ صاحب جو سامنے بیٹھے ہیں (اس وقت میاں شریف احمد صاحب سامنے بیٹھے تھے) آپ ان سے کہیں کہ مہربانی کرکے یہ

پنسل اٹھادیں

یہ دونو طریق تو سمجھ میں آجاتے ہیں۔ لیکن اگر آپ اس کی بجائے یہ طریق اختیار کریں کہ آپ کھڑے ہوجائیں اور اپنے پاس والے کو بھی کہیں کہ مہربانی کرکے ذرا میری مدد کریں۔ اور اردگرد بیٹھنے والوں کو بھی بلالیں۔ اور اپنے بیرے اور خانساماں کو بھی آوازیں دینا شروع کردیں کہ ذرا ادھر آنا۔ اور پھر سب ملکر اس ایک پنسل کو اٹھانے کی کوشش کریں۔ تو اب بتائیں یہ

پاگل پن کی بات

ہوگی یا عقلمندی کی؟ کہنے لگا اس کا ہماری بات سے کیا تعلق ہے۔ مَیں نے کہا تعلق ہے یا نہیں اس کو آپ رہنے دیں۔ پہلے جو مَیں پوچھتا ہوں۔ آپ اس کا جواب دیں کہنے لگا یہ تو یقیناً پاگل پن کی بات ہوگی۔ کہ ایک پنسل کو اٹھانے کیلئے میں اتنے آدمیوں کو اکٹھا کردوں اور اپنی مدد کیلئے بلانا شروع کردوں۔

میں نے کہا اب آپ فرمائیے۔ کہ آپ ابھی تسلیم کرچکے ہیں کہ اکیلے باپ میں اس دنیا کو پیدا کرنے کی طاقت تھی۔ اکیلے بیٹے میں بھی اس دنیا کو پیدا کرنے کی طاقت تھی۔ اکیلے روح القدس میں اس دنیا کو پیدا کرنے کی طاقت تھی۔ اگر یہ بات درست ہے تو آپ کو یا تو یہ ماننا پڑے گا۔ کہ صرف ایک خدا نے یہ سب کام کیا اور باقی دو خدا نکمے بیٹھے ہیں۔ اور یا یہ کہنا پڑے گا کہ خدا باپ یا خدا روح القدس یا خدا بیٹا اکیلا یہ کام کرسکتا تھا۔ مگر باوجود اس کے کہ ان میں سے ہر ایک اکیلا یہ کام پوری طرح کرسکتا تھا پھر بھی

تینوں خدا مل کر

اس کام کے کرنے کے لئے لگے ہوئے ہیں آسمان اور زمین کو خدا باپ بھی بنا سکتا تھا۔ خدا بیٹا بھی بنا سکتا تھا۔ خدا روح القدس بھی بنا سکتا تھا۔ مگر سارے کے سارے مل کر اس کام کو کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ جس کو اکیلا خدا بھی کرسکتا تھا۔ آپ انسانوں کے متعلق تو یہ کہتے ہیں کہ اس پنسل کو اگر سارے ملکر اٹھائیں تو یہ پاگل پن کی بات ہے اور خدا کے لئے تو زمین و آسمان کا پیدا کرنا اور اس سلسلہ کو چلانا اس سے بھی زیادہ آسان ہے جتنا کہ آپ کے لئے پنسل اٹھانا آسان ہے۔ پھر جب ہماری طاقت کی نسبت کے لحاظ سے جو کام ہمارے لئے آسان ہے اگر ہم اس کو ایک سے زیادہ آدمی مل کر کریں تو یہ پاگل پن ہے۔ تو وہ ہستیاں جنکے لئے زمین و آسمان کا پیدا کرنا ہمارے پنسل اٹھانے سے بھی زیادہ سہل ہے وہ اگر اس کام کو ایک سے زیادہ مل کر کریں تو کیا یہ ہمارے مذکورہ بالا فعل سے بھی زیادہ پاگل پن کی بات نہ ہوگی۔

پادری حیران سا ہوگیا

اور کہنے لگا۔ آسمانی باتوں میں عقلی دلیل نہیں چلا کرتی۔

غرض یہ ایک حقیقت ہے کہ انسان کسی کام کے مطابق اپنی طاقت خرچ کرتا ہے۔ حضرت خلیفہ اولؓ ایک شخص کے متعلق فرمایا کرتے تھے۔ کہ مجھے امید نہیں اس کا ایمان محفوظ رہے اور اس کی موجودہ حالت قائم رہے یہ ضرور ٹھوکر کھائے گا۔ اب تو پتہ نہیں وہ شخص مرگیا ہے یا زندہ ہے اس کی کافی زمین تھی اور اچھی خاصی آمدنی تھی۔ قریباً سو دو سو روپیہ ماہوار آمدنی تھی۔ ایک زمیندار کے لئے یہ بڑی چیز ہے حضرت خلیفہ اولؓ فرمانے لگے جب سے اسکی حالت درست ہوتی ہے اس کا یہ حال ہوگیا ہے کہ کسی کام کو ہاتھ نہیں لگاتا۔

دوسروں پر ہی سارا انحصار

رکھتا ہے۔ فرمایا میں نے ایک دفعہ اس سے پوچھا جب تم باہر سفر پر جاؤ۔ قلی تو ضرور کرتے ہوگے۔ کہنے لگا۔ ہاں مولوی صاحب اس کے بغیر عزت قائم نہیں رہتی۔ میں اپنا سامان قلی سے اٹھواتا ہوں۔ بلکہ اگر سامان ساتھ نہ ہو تو قلی کو اپنا رومال دے دیتا ہوں کہ اس کو اٹھاکر میرے ساتھ چلو۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اسکی جائیداد بک گئی۔ آمدنی جاتی رہی اور بالکل کنگال ہوجانے کے بعد آخر عیسائی ہوگیا۔ معلوم نہیں اب وہ شخص زندہ ہے یا نہیں۔ دو تین سال ہوئے زندہ تھا۔

پس موازنہ کی حس ایک اہم چیز ہے بڑے کام کے لئے چھوٹی طاقت خرچ کرنا یہ بھی پاگل پن کی علامت ہے۔ اور چھوٹے کام کے لئے بڑی طاقت خرچ کرنا یہ بھی پاگل پن کی علامت ہے۔ پنسل کو اگر دو تین آدمی مل کر اٹھائیں جیسے کھمبا اٹھایا جاتا ہے تو یہ بھی پاگل پن کی علامت ہے۔ اسی طرح اگر پہاڑ کی چوٹی کو ایک آدمی ہلا رہا ہو کہ اس کے ہلانے سے وہ پہاڑ گرجائے گا تو اس کو بھی پاگل کہیں گے جب ایک کام میں اور اس کام کے کرنیوالے انسان کی طاقت میں زیادہ فرق نہ ہو تو ہم اسے غلطی خوردہ کہیں گے۔ اور اگر اس کام میں اور کرنے والے کی طاقت میں نمایاں فرق ہو جسے وہ کر ہی نہیں سکتا تو ہم اسے پاگل کہیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مثلاً اگر کوئی شخص کسی چیز کے متعلق اندازہ لگاتا ہے کہ ۲۰-۲۵ سیر وزن چیز ہے جسے وہ اٹھا سکتا ہے مگر ہو وہ من دو من کی۔ تو ہم اسے غلطی خوردہ کہیں گے۔ کہ اسکو اس چیز کا اندازہ لگانے میں

غلطی لگی

ہے۔ مگر جب بہت بڑی چیز ہو۔ اور اس کا اندازہ بھی بڑا ہو۔ جسے ایک آدمی اٹھا سکتا ہی نہیں۔ مگر وہ اکیلا اٹھانا چاہتا ہو۔ تو اسے پاگل کہیں گے۔ اسی طرح ایک چیز کے متعلق ایک شخص سمجھتا ہے۔ کہ من دو من کی ہے۔ اور اسکو اٹھانے کے لئے دوسرے آدمیوں کو ساتھ ملا لیتا ہے۔ مگر ہو وہ ۲۰-۲۵ سیر کی۔ تو ہم اسے

غلطی خوردہ

کہیں گے۔ کہ اس کو اندازہ لگانے میں غلطی لگی ہے۔ دراصل یہ چیز اتنی نہیں تھی جتنی یہ سمجھ رہا تھا۔ لیکن اگر وہ اتنی چھوٹی چیز ہو کہ اسے ایک آدمی آسانی سے اٹھا سکتا ہے۔ جیسے میں نے پنسل کی مثال دی ہے۔ مگر وہ دوسروں کو ساتھ ملا کر اٹھانا چاہتا ہو۔ تو یہ پاگل پن کہلائے گا

اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہماری جماعت کو دیکھنا چاہیئے۔ کہ کس قسم کی طاقت استعمال کرنے والا کام اس کے سپرد کیا گیا ہے

ہمارے سامنے جو کام ہے

وہ اتنی بڑی طاقت کا استعمال چاہتا ہے۔ کہ معمولی طاقت ہرگز اس کام کے کرنے پر قادر نہیں ہو سکتی۔ بلکہ یہ کام اتنی طاقت اتنی قربانی چاہتا ہے۔ کہ اس قسم کے کام کی مثال دنیا میں نہیں ملتی۔ یا کم سے کم اس سے زیادہ قربانی اور اس سے زیادہ طاقت کے محتاج کام کی مثال دنیا میں نہیں ملتی۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے مذہب کا قیام اور ایسی قوم کو زندہ کرنے کا کام ہمارے سپرد کیا ہے۔ جو ہر جگہ

ذلیل اور [illegible]

ہے۔ آج دنیا میں مسلمانوں کی اتنی بھی پوزیشن نہیں۔ کہ دنیا کی حکومتیں آئندہ نظام کے متعلق کوئی فیصلہ کرتے وقت ان سے مشورہ بھی لیں۔ بلکہ مسلمانوں کو بالکل نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔

آج انگلستان۔ امریکہ۔ روس اور چین یہ چار طاقتیں ہیں۔ جو

جو آئندہ نظام کے متعلق فیصلے

کرتی ہیں۔ مگر مسلمانوں کا ان فیصلوں میں کوئی ذکر نہیں ہوتا۔ وہ قوم جس کی آج سے چھ سات سو سال پہلے یہ حالت تھی۔ کہ دنیا میں اس کا مقابلہ کرنے والا کوئی نہ تھا۔ وہ قوم جو یورپ کے مغربی کنارہ سے لے کر ایشیا کے مشرقی کنارے تک حکومت کرتی تھی آج اس کی یہ حالت ہے۔ کہ دنیا کی بڑی بڑی طاقتیں آئندہ نظام کے متعلق کوئی فیصلہ کرتے وقت اتنا بھی نہیں کرتیں۔ کہ اس سے بھی رائے پوچھ لیں۔ گویا اس کی رائے کی کوئی قدر و قیمت ہی نہیں۔

جنگ سے پہلے

تو بعض مسلمان حکومتوں کو محض تبرک کے طور پر مشوروں میں بلا بھی لیا جاتا تھا۔ یا بعض دفعہ مصلحتاً کوئی بات پوچھ لی جاتی تھی۔ مگر دوسری جنگ عظیم کے خاتمہ کے موقعہ پر تو اس طرح بھی نہیں پوچھا جاتا۔ بلکہ اب صرف اتنا کہا جاتا ہے کہ آئندہ نظام میں ہم تمہاری پرورش کا خیال رکھیں گے۔ گویا مشورہ یا رائے نہیں لی جاتی۔

صرف پرورش کا وعدہ

کیا جاتا ہے پہلے مصلحتاً مشورہ لیا جاتا تھا۔ مگر اب وہ بھی نہیں۔ جو قوم اس حالت میں سے گزر رہی ہے۔

ہمارا دعوےٰ

ہے کہ ہم اسکو طاقتور بنا دیں گے۔ یہ کتنا عظیم الشان کام ہے یہ الفاظ کہنے والے اگر امریکن یا روسی ہوں۔ تو بھی یہ کام بہت بڑا ہے مگر کرنے والے بھی چونکہ طاقتور ہوں گے۔ اس لئے ہم اس کو پاگل پن نہیں کہیں گے۔ لیکن اس کے مقابل میں ہماری یہ حیثیت دنیا میں کسی ایک جگہ بھی نہیں۔ ایشیا میں بھی نہیں ہندوستان میں بھی نہیں۔ پنجاب میں بھی نہیں

سارے پنجاب میں احمدیوں کی آبادی

دو تین لاکھ ہے۔ اور سارے ہندوستان میں چار لاکھ اور باہر کی ملا کر پانچ۔ چھ لاکھ احمدیوں کی کل تعداد ہے۔ یہ اتنی تھوڑی تعداد ہے۔ جس کی خود اپنے ملک میں بھی کوئی اہمیت نہیں۔

ہمارے صوبہ کی گورنمنٹ

احمدیوں کے مفاد۔ احمدیوں کی دلداری اور احمدیوں کی دلدہی کی پروا نہیں کرتی۔ کیونکہ ہماری تعداد اتنی تھوڑی ہے۔ کہ دوسروں کو ناراض کر کے وہ احمدیوں کے مفاد کا خیال رکھنے اور ان کی دلداری کرنے کے لئے تیار نہیں۔

۱۹۱۷ء کا واقعہ

ہے۔ میں نے شملہ یا دہلی میں چودھری سر ظفر اللہ خان صاحب کو کمانڈر انچیف کے پاس ایک کیس کے سلسلہ میں بھیجا۔ کیس یہ تھا۔ کہ ایک احمدی پر فوج میں سختی کی گئی۔ اور پھر باوجود یہ تسلیم کر لینے کے کہ قصور اس کا نہیں فوج سے بلا وجہ نکال دیا گیا تھا۔ اس کیس کے متعلق بات کرنے کے لئے میں نے چودھری صاحب کو کمانڈر انچیف کے پاس بھیجا۔ چودھری صاحب نے اس سے جا کر کہا کہ دیکھئے کتنے ظلم کی بات ہے کہ جس شخص کے متعلق یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ وہ حق پر ہے۔ اور مظلوم ہے۔ اس کو بلا وجہ فوج سے نکال دیا گیا ہے۔ حالانکہ ہماری جماعت ایسی ہے۔ جو ملک کی خدمت کے لئے کام کرتی ہے۔ روپیہ کی غرض سے نہیں۔

کمانڈر انچیف

ساری بات سننے کے بعد کہنے لگا۔ کہ میں تسلیم کرتا ہوں۔ کہ آپ کی جماعت ملک کی خدمت کی خاطر فوج میں کام کرتی ہے اور میں جانتا ہوں۔ کہ اس جماعت کے اندر حب الوطنی کا جذبہ پایا جاتا ہے۔ اور اسی جذبہ کے ماتحت یہ جماعت کام کرتی ہے۔ روپیہ کی خاطر کام نہیں کرتی تنخواہ تو ہمارے انگریز بھی لیتے ہیں۔ مگر وہ تنخواہ کی خاطر کام نہیں کرتے۔ بلکہ ملک اور قوم کی خاطر کام کرتے ہیں۔ اسی طرح آپ کی جماعت بھی روپیہ کی خاطر کام نہیں کرتی۔ بلکہ اسکے اندر یہ احساس پایا جاتا ہے۔ کہ وہ ملک کی خدمت کرے۔ اور میں اس بات کو بھی سمجھتا ہوں۔ کہ دوسروں پر اتنا اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔ جتنا کہ آپ کی جماعت پر ہمیں اعتماد ہے۔ لیکن ایک بات میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ آپ اس کا جواب دیں۔ اور وہ بات یہ ہے کہ

ہندوستان کی حفاظت کے لئے

اس وقت اڑھائی تین لاکھ فوج کی ضرورت ہے۔ اگر ہم آپ کے ایک آدمی کی خاطر اور اسکے حق بجانب ہونے کی بناء پر دوسروں کو خفا کر لیں۔ اور وہ ناراض ہو کر کہہ دیں۔ کہ ہم فوج میں کام نہیں کرتے۔ ہمیں فارغ کر دیں۔ تو کیا آپ کی جماعت اڑھائی تین لاکھ فوج ملک کی حفاظت کے لئے مہیا کر کے دے سکتی ہے۔ اگر یہ ممکن ہے۔ تو پھر آپ کی بات پر غور کیا جا سکتا ہے۔ اور اگر یہ بات آپ کے نزدیک بھی ناممکن ہے تو بتائیے ہم آپ کی جماعت کی دلداری کی خاطر سارے ہندوستان کی حفاظت کو کس طرح نظر انداز کر سکتے ہیں۔

جب چودھری صاحب نے کمانڈر انچیف کی یہ بات میرے پاس آ کر بیان کی۔ تو میں نے کہا۔ اس نے ٹھیک کہا ہے۔ اور اسکی یہ بات بالکل معقول ہے کیونکہ جب بہرحال حکومت نے ملک کی حفاظت کرنی ہے۔ تو پھر ہمارا یہ مطالبہ کرنا کہ ہماری اتنی دلداری کرو۔ کہ اگرچہ دوسرے خفا ہو کر بیٹھ جائیں۔ پھر بھی تم ہمارا خیال رکھو۔ یہ فضول مطالبہ ہے۔ پس

ہماری یہ حالت ہے

کہ ہمارے اپنے ملک میں بھی ہماری بات کو کوئی وقعت نہیں دی جاتی۔ حکومت جو تمام رعایا سے یکساں سلوک کا دعوےٰ کرتی ہے۔ وہ بھی بعض دفعہ افسروں کی مخالفت کی وجہ سے۔ اور بسا اوقات اکثریت کی وجہ سے ہمارا ساتھ دینے سے انکار کر دیتی ہے۔ کہ ہمارا ساتھ دینا حکومت کے لئے ضعف کا موجب ہوگا اور وہ نہیں چاہتی۔ کہ جماعت کی بات کو مان کر ملک کی اکثریت کو ناراض کرے۔ پس جو ایسی کمزور قوم ہو۔ اور اتنے بڑے کام کے لئے کھڑی ہو۔ کہ اگر امریکہ اور روس جیسی طاقتوں کے سپرد وہ کام کیا جاتا۔ تب بھی وہ کام ان کی طاقت سے بالا نظر آتا۔ گو وہ پاگل پن نہ کہلاتا۔ کیونکہ ان کے پاس دنیا کی طاقت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو اس قوم کو دنیا پاگل نہ کہے تو اور کیا کہے۔ پس اسی وجہ سے

لوگ ہمیں پاگل کہتے ہیں

ہمیں کوئی شک نہیں کہ ایک گروہ مخالفوں کا ہمیں منافق۔ بدنیتی اور فتنہ پرداز کہتا ہے۔ مگر ایک گروہ جو تعلیم یافتہ ہے وہ ہمیں پاگل ہی سمجھتا ہے۔ کہ اتنے بڑے کام کا دعوے کرتے ہیں جو ان کی طاقت سے بالکل باہر ہے۔

پس ایسے حالات میں اس مقصد کے حصول کے لئے کہ جس کے لئے ہم کھڑے ہوئے ہیں جدوجہد پاگلوں جیسی ہی چاہیئے کم از کم ہمیں دنیا پر یہ تو ثابت کر دینا چاہیئے کہ اگر تم ہمیں پاگل کہتے ہو تو ہم اس کام کے لئے پاگلوں والا زور لگانے کے لئے بھی تیار ہیں۔ اگر لوگ ہمارا نام پاگل رکھتے ہیں۔ تو ہمیں اپنی ہر ایک بات اور ہر ایک کام میں ثابت کر دینا چاہیئے۔ کہ چلو پاگل تو پاگل ہی سہی۔

لیکن دنیا ہمیں پاگل کہے اور ہمارا عمل عقلمندوں والا ہو۔ اور ہم اتنی جدوجہد نہ کریں جتنی کہ ہمارے لئے ضروری ہے۔ خواہ وہ جدوجہد کام کے مطابق نہ ہو تو یہ ایک نہایت

بے اصول بات

ہوگی۔ آدھا تیتر اور آدھا بٹیر کبھی کامیابی حاصل نہیں کر سکتا۔ اگر کوئی دعویٰ تو ایسے کام کا کرے جو اس کی طاقت سے بہت بالا ہو اتنا بلند کہ اس دعویٰ کی بنا پر اسے پاگل کہا جائے۔ مگر عمل ایسا کرے جو اپنی ہڈی پسلی کو بچانے والا ہو۔ تو وہ شخص فی الواقع پاگل ہے۔

جو اپنی ہڈی پسلی کو بچا کر رکھنے کی خواہش رکھتا ہو اسے ایسے ہی کاموں پر ہاتھ ڈالنا چاہیئے جو ناممکن نہ ہوں۔ مگر جو ایسے کام پر ہاتھ ڈالتا ہے۔ اور ایسے کام کا دعویٰ کرتا ہے۔ جس کا دعویٰ اسکے مخصوص حالات میں جنون ہی کہلا سکتا ہو۔ تو پھر اس کو پاگلوں کی طرح عمل بھی کرنا چاہیئے

مجھے یاد ہے

حضرت خلیفہ اولؓ کے زمانہ میں

ایک عورت جو استانی تھی پاگل ہو گئی۔ درمیان میں کبھی کبھی اس کی حالت درست بھی ہو جایا کرتی تھی۔ ایک دفعہ عورتوں میں درس ہو رہا تھا وہ بھی درس میں شامل تھی ہمارے گھر میں ہی درس ہوا کرتا تھا۔ یکدم اس عورت کو جنون کا دورہ ہوا اور وہ کھڑکی میں سے کود کر نیچے گرنے لگی حضرت خلیفہ اول رضؓ نے اٹھ کر اسے پکڑ لیا۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے دو چار ماہ کے بعد کا واقعہ ہے۔ ابھی حضرت خلیفہ اولؓ گھوڑے سے نہیں گرے تھے اور آپ میں اتنی طاقت تھی کہ بعض دفعہ اپنا ہاتھ بڑھا کر فرمایا کرتے تھے کہ کوئی اسے ٹیڑھا کر کے دکھا دے آپ نے اٹھ کر اس عورت کو پکڑ لیا لیکن باوجود سارا زور لگانے کے وہ دبلی پتلی عورت آپ کے ہاتھوں سے نکلی جاتی تھی۔ اس پر آپ نے عورتوں کو آواز دی۔ کہ یہ تو گرنے لگی ہے۔ میری مدد کیلئے آؤ۔ پھر پانچ سات عورتوں نے آپکے ساتھ مل کر اسے باندھا حالانکہ عقل اور ہوش کے زمانہ میں اس عورت کو ۱۷-۱۸ سال کا بچہ بھی پکڑ سکتا تھا۔ پس

مجنون انسان

اپنی انتہائی طاقت استعمال کر دیتا ہے۔ مگر دانشمند اس حد تک استعمال نہیں کر سکتا کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ خاص حد سے زیادہ اس نے اپنی طاقتوں کو استعمال کیا تو اسے نقصان پہنچیگا۔ لیکن پاگل کا دماغ اسے حد سے زیادہ طاقت خرچ کرنے سے نہیں روکتا کیونکہ وہ انجام کی پرواہ نہیں کرتا۔ یہی وجہ ہے کہ

پاگلوں میں بہت زیادہ طاقت

آجاتی ہے۔ ایک پاگل کو آٹھ آٹھ دس دس آدمی ملکر پکڑتے ہیں۔ تب وہ قابو میں رہتا ہے اور وہی آدمی اگر عقلمند ہو اور اس کے ہوش و حواس قائم ہوں تو اسکو پکڑنے کیلئے ایک آدمی ہی کافی ہوتا ہے۔

پس پاگل دو ہی وجہ سے پاگل کہلاتا ہے۔ ایک تو اسوجہ سے کہ ایسے کام کا دعویٰ کرے جو عقل سے بالا ہو۔ دوسرے اسوجہ سے کہ اس قدر جوش کام میں دکھائے جو عقل کے خلاف ہو۔ ہم میں پاگلوں والی ایک وجہ تو پائی جاتی ہے۔ مگر دوسری نہیں پائی جاتی۔ ہم دعویٰ تو ایسا کرتے ہیں جو دنیا والوں کی عقل سے بالا ہے اور اس قسم کا دعویٰ عقلمند نہیں کر سکتا۔ مگر اسکے مقابلہ میں اتنی طاقت خرچ نہیں کرتے اور اتنا زور نہیں لگاتے جو پاگل لگایا کرتے ہیں۔

پس ہمیں درحقیقت اسی چیز کی ضرورت ہے اور اگر ہم یہ کر لیں تو خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ باقی کمی ہم اپنی طرف سے پوری کر دیں گے۔

مجھے

کشمیر کا ایک نظارہ

یاد ہے۔ کشمیر میں ایک جھیل ڈل ہے جو قریباً ۲ میل لمبی اور ۲ میل بھر چوڑی ہے۔ اسمیں کشمیری لوگ گیلیاں لیکر ان پر مٹی ڈال دیتے ہیں اور ان پر سبزیاں بوتے ہیں جنکو جھیل کے پانی کی نمی پہنچتی رہتی ہے اور اوپر سے پانی دینے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ سرینگر کو یہیں سے سبزیاں جاتی ہیں۔ صبح کیوقت کشتیاں بھر کے لیجاتے ہیں۔ ہم

ڈل کی سیر

کیلئے گئے۔ ڈل میں ایک سوراخ کر کے اسے اس نہر سے ملا دیا گیا ہے جو دریائے جہلم میں سے نکلتی ہے۔ اور سرینگر کے گرد چکر لگاتی ہے۔ وہاں ہم کھڑے تھے کہ اتنے میں سبزیوں والی ایک کشتی شہر کی طرف سے آئی۔ جو سبزیاں بیچ کر واپس آ رہی تھی۔ بعض دفعہ جب دریائے جہلم میں طغیانی ہو تو نہر میں زیادہ پانی چھوڑ دیتے ہیں جسکی وجہ سے نہر کا پانی ڈل کے پانی سے اونچا ہو جاتا ہے۔ ایسے موقعہ پر ڈل سے نہر کی طرف کشتی مشکل سے لیجائی جا سکتی ہے۔ اسکے برخلاف بھی ایسا ہوتا ہے کہ نہر کا پانی کم ہو جانے پر نیچا ہو جاتا ہے۔ اور ڈل کا پانی اونچا ہو جاتا ہے اسوقت نہر کی طرف سے ڈل کی طرف کشتی لیجانی مشکل ہو جاتی ہے۔ اسوقت یہی حالت تھی یعنی ڈل کا پانی اونچا تھا اور نہر کا پانی نیچا تھا اس وجہ سے ڈل کی طرف کشتی لیجانا نہایت مشکل تھا۔ کشتی والوں نے زور لگایا کہ کشتی ڈل میں چڑھ سکے۔ کشمیری لوگ زیادہ تر دو پیروں کو مانتے ہیں۔ ایک مقامی پیر ہیں یعنی شاہ زین الدین صاحب اور دوسرے سید عبدالقادر صاحب جیلانی رحمتہ اللہ علیہ وہ ضرورت کے موقعہ پر کبھی کبھی خدا کو بھی یاد کر لیتے ہیں۔ مجھے اب یاد نہیں کہ وہ شاہ زین الدین صاحب کا کیا نام لیکر نعرہ لگاتے ہیں مگر سید عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کا

یا پیر دستگیر

کہہ کر نعرہ لگاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا ذکر لا اِلٰہ اِلّا اللہ کہہ کر کرتے ہیں۔ چونکہ وہ ہمزہ ادا نہیں کر سکتے اس لئے ہمزہ کی جگہ ی بولتے ہیں اور لا یِلٰہَ یِلّا اللہ کہتے ہیں۔ اس کشتی والوں نے جب زور لگایا اور پھر بھی کشتی نکالنے میں کامیاب نہ ہوئے۔ کیونکہ نہر نیچی اور ڈل اونچا تھا۔ تو انہوں نے سمجھ لیا کہ معمولی طریقوں سے کام نہیں بنے گا تب انہوں نے شاہ زین الدین صاحب کو پکارنا شروع کیا اور ان کا نعرہ لگا کر زور لگانا شروع کیا کشتی میں جو آدمی بیٹھے تھے اس نعرہ کے ساتھ ہی ان میں سے دو تین چھلانگ لگا کر باہر آ گئے اور انہوں نے رسوں سے پکڑ کر کشتی کو کھینچنا شروع کیا مگر ڈل اور نہر کے پانی کا فرق چونکہ زیادہ تھا اس لئے باوجود اس قدر کوشش کے بھی وہ کامیاب نہ ہو سکے۔

جب اس طرح بھی کام نہ بنا تو پھر جتنے مرد کشتی میں بیٹھے تھے سارے کود کر باہر آ گئے اور انہوں نے لا یِلٰہَ یِلّا اللہ ۔ لا یِلٰہَ یِلّا اللہ کہکر بے تحاشا زور لگانا شروع کیا مگر پھر بھی کشتی اوپر نہ چڑھ سکی۔ تب انہوں نے پیر دستگیر کو پکارنا شروع کیا۔ اور یا پیر دستگیر کا نعرہ لگانا شروع کیا اور اس موقعہ پر بچوں اور عورتوں نے بھی کشتی میں سے کود کر اس طرح زور لگانا شروع کیا کہ کشتی کو نکال کر لے گئے۔

میں نے کہا ان کے دل میں جس ہستی کی

سب سے زیادہ عزت

تھی اس کی خاطر انہوں نے اپنی ساری طاقت صرف کر دی۔ زین الدین کی عزت کم تھی اس کے لئے تھوڑے آدمیوں نے زور لگایا۔ اللہ تعالیٰ کی عزت اس سے زیادہ تھی اس کے لئے سارے مرد نیچے اتر آئے اور انہوں نے اپنی طاقت صرف کی پیر دستگیر کی عزت سب سے زیادہ تھی اس کے لئے بچے اور عورتیں بھی کود پڑے اور ان سب نے مل کر اپنی ساری طاقت خرچ کر دی اور کشتی کو کھینچ کر لے گئے۔ یہ نظارہ دیکھ کر میں نے کہا کہ چاہے ہم ان کو مشرک اور پیر پرست کہیں مگر جس وجود کی سب سے زیادہ عزت ان کے دل میں تھی اس کے نام پر انہوں نے کام کر کے دکھا دیا۔

اب تم غور کرو کہ اگر ایک مومن اور موحد خدا کا نام لے کر ایک کام کرے اور پھر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنا سارا زور

نہ لگائیں تو یہ کتنے شرم کی بات ہوگی اگر دستگیر کی عزت اور محبت اپنے دل میں رکھنے والے دستگیر کا نعرہ لگا کر اپنی تمام طاقت صرف کر دیں۔ اور ان کے بچے اور ان کی عورتیں بھی اپنا سارا زور لگا دیں۔ تو ایک مومن اور موحد کہلا کر اور یہ اعلان کرکے کہ خداتعالیٰ نے مجھے یہ کام کرنے کے لئے کہا ہے۔ پھر اگر ہم خداتعالیٰ کے نام پر اپنا سارا زور نہ لگائیں۔ اور

مرد اور عورتیں اور بچے

سب مل کر اپنی طاقت صرف نہ کریں۔ تو کیا یہ نہایت بے ایمانی کی بات ہوگی یا نہیں۔ ہماری جماعت کو خداتعالیٰ نے کہا ہے۔ کہ

اسلام کی عزت قائم کرنا

تمہارا کام ہے۔ خداتعالیٰ نے کہا ہے۔ کہ قرآن مجید کی عزت قائم کرنا تمہارا کام ہے۔ خداتعالیٰ نے کہا ہے۔ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت قائم کرنا تمہارا کام ہے اور یہ اتنا عظیم الشان کام ہے۔ کہ اس کے لئے ہماری محنتیں اور ہماری کوششیں پاگلانہ ہونی چاہئیں۔ اگر ہم اپنی طرف سے اپنی تمام طاقت صرف کر دیں گے۔ تو باقی کمی خداتعالیٰ اپنے فضل سے پوری کر دے گا۔

پس میں

جماعت کو توجہ

دلاتا ہوں۔ کہ اس کام کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے کوشش کریں۔ ہمیں اپنی ساری باتوں کو بھول کر اسلام اور قرآن مجید کی حکومت کے قیام کے لئے

اپنی ساری طاقت

صرف کر دینی چاہیئے۔ اور ایسا زور لگانا چاہیئے کہ دنیا صرف ہمارے دعویٰ کی وجہ سے ہمیں پاگل نہ کہے۔ بلکہ کام کی وجہ سے بھی پاگل کہے۔ ہماری کامیابی میں اتنی ہی دیر ہے۔ کہ جس طرح لوگ ہمارے دعویٰ کی وجہ سے ہمیں پاگل کہتے ہیں۔ اسی طرح ہمارے کام کی وجہ سے بھی ہمیں پاگل کہنے لگیں۔ اگر ایسا ہو جائے اور ہم پاگلوں کی طرح اشاعت و قوت اسلام کے لئے کام کرنے لگیں۔ تو

ہماری کامیابی میں کوئی شک نہیں

رہ جائے گا۔ کیونکہ خداتعالیٰ اور اس کے فرشتے اس وقت کے انتظار میں کھڑے ہیں۔ جب وہ وقت آگیا۔ تو وہ ہماری مدد کے لئے کود پڑیں گے۔ اور جب وہ ہمارے ساتھ مل گئے۔ تو اسلام کی کشتی کا پار لگانا ایک مجنونانہ دعویٰ نہیں۔ بلکہ ایک سہل ترین کام ہو جائے گا۔

جلسہ سیرۃ النبیؐ کے متعلق اعلان

جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ۵ ر نومبر ۱۹۴۴ء کی تاریخ مقرر ہے جملہ جماعتیں ابھی سے اس کی تیاری شروع کر دیں۔ اور اس تاریخ پر ہر جماعت یہ جلسہ کرے۔ (ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

راجیکی نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور پیشگوئی مصلح موعود پر تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا۔ کسی مامور کے متعلق دو ہی خیال ہو سکتے ہیں۔ صادق یا کاذب۔ صادق کے ساتھ صادقوں جیسا اور کاذب کے ساتھ کاذبوں جیسا معاملہ ہوگا۔ کاذبوں کے بارے میں خداتعالیٰ فرماتا ہے۔ قد خاب من افتری اور صادقوں کے بارے میں فرماتا ہے۔ کہ انا لننصر رسلنا والذین اٰمنوا فی الحیٰوۃ الدنیا۔ یعنی ہم اپنے رسولوں اور مومنوں کی اسی دنیا میں مدد کرتے ہیں۔ نصرت کا دور جدید خلفاء کے ذریعہ پورا ہوتا ہے۔ جیسے آیت استخلاف سے ظاہر ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے۔ ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء۔ پس ہم دیکھتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ صادقوں جیسا معاملہ ہے۔ لاکھوں نشانات آپ کی صداقت کے گواہ ہیں۔ ان میں سے ایک زبردست نشان آپ کا باوجود ناموافق حالات کے پسر موعود کی پیشگوئی کرنا اور پھر اس موعود لڑکے کا زینہ بزینہ ترقی کرنا اور تبلیغ اسلام کے مقصد کو پورا کرنا ہے۔

اس کے بعد مولوی غلام احمد صاحب مولوی فاضل معلم الواقفین نے ان اعتراضات کے جواب دیئے۔ جو آریہ سماج نے اپنے جلسہ میں کئے تھے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ آریہ سماج نے اپنے جلسہ میں کہا ہے۔ کہ لیکھرام نے مرزا صاحب کے بارے میں کوئی پیشگوئی نہیں کی۔ حالانکہ لیکھرام نے کلیات آریہ مسافر میں صاف لکھا ہوا ہے۔ کہ زیادہ سے زیادہ تین سال تک شہرت رہے گی۔ مگر اس کی یہ پیشگوئی غلط ثابت ہوئی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی حرف بحرف پوری ہوئی۔ پھر

آپ نے آریوں کے اس اعتراض کا تسلی بخش جواب دیا۔ کہ قتل لیکھرام مرزا صاحب کی سازش تھی۔

جناب صدر نے بھی اپنی تقریر میں فرمایا۔ کہ آریہ سماج نے بیلون اور ڈلہوزی میں جلسے کئے مگر کسی میں سوائے پانچ منٹ کے جو روح و مادہ کی قدامت کی تقریر کے بعد دیئے گئے۔ ہمیں قطعاً وقت نہ دیا گیا۔ حالانکہ ہم پر بہت سے اعتراض کئے گئے۔ اور انتہائی دریدہ دہنی سے کام لیا گیا۔ ہم نے بیلون میں بھی اور یہاں ڈلہوزی میں بھی سوالات کے لئے وقت دینے کا اعلان کیا۔ ڈھنڈورا پٹوایا۔ خط لکھے مگر اپنے جلسہ میں بلند بانگ چیلنج مناظرہ دینے والوں کو سامنے آنے کی ہمت نہ ہوئی اگر کسی کو ہم سے مناظرہ کی ہمت ہے۔ تو آئے بڑی خوشی سے آئے۔ ہم مناظرہ کے لئے تیار ہیں۔ بعد دعا اجلاس ختم ہوا۔ (خاکسار صدر الدین مولوی فاضل واقف تحریک جدید)

شکریہ

"اس جماعت کی مالی امداد کرنا یہ بھی ایک ثواب کا کام ہے"۔ (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

خداتعالیٰ کے فضل و کرم سے خدام الاحمدیہ کا کام بتدریج وسیع تر ہوتا جا رہا ہے۔ جس کا لازمی نتیجہ اخراجات میں بھی زیادتی کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ اس سال حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خدام الاحمدیہ کی اہمیت کے پیش نظر ہندوستان کے تمام احمدی نوجوانوں کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ کا ممبر ہونا لازمی قرار دیدیا ہے۔ جس کی وجہ سے لٹریچر وغیرہ کی اشاعت اور دیگر اہم اخراجات پر مجلس کو کافی روپیہ خرچ کرنا پڑ رہا ہے۔ مگر باوجود غیر معمولی اخراجات کے اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہی اپنے فضل سے مدد فرماتا ہے۔ حال ہی میں جماعت احمدیہ امرتسر کے مندرجہ ذیل مخلصین نے اس سلسلہ میں ہماری مالی امداد فرما کر حوصلہ افزائی کی ہے۔ جس کے لئے مجلس [illegible]

جماعت احمدیہ ڈلہوزی کا تبلیغی جلسہ

۱۸ ستمبر ۵ بجے بعد دوپہر جماعت احمدیہ کا ایک تبلیغی جلسہ زیر صدارت چودھری مشتاق احمد صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل واقف تحریک جدید منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد چودھری خلیل احمد صاحب ناصر بی۔ اے نے انجمن اسلامیہ ڈلہوزی کے جلسہ میں جو احمدیت پر اعتراضات کئے گئے۔ خصوصاً جہاد اور معراج کے بارے میں جماعت کے مسلک کو وضاحت سے بتایا۔ اور ثابت کیا۔ کہ قرآن کریم اور احادیث کی رو سے جو جہاد کی قسم سب سے اعلیٰ ہے۔ یعنی جہاد کبیر اسے جماعت احمدیہ علی وجہ الاتم ادا کر رہی ہے۔ جہاد بالسیف تو جہاد اصغر ہے۔ اس کے متعلق چونکہ خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی تھی۔ کہ آنے والا مسیح حرب کو بند کر دے گا۔ اس لئے اس کو اس وقت ترک کیا ہے۔ خود مسلمانوں کی خستہ حالت اسی بات کی متقاضی ہے۔ کہ اس زمانے میں جہاد بالسیف منع ہو۔ پھر اس کو جائز قرار دینے والوں کا فرض تھا۔ کہ وہ خود اپنے عمل سے جہاد کرکے اپنے قول کی صداقت کا ثبوت دیتے

اس کے بعد اس شعر سے:۔

کرم خاکی ہوں مرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

کی جو نہایت غیر شریفانہ تشریح احرار کی طرف سے کی گئی تھی۔ اس کا نہایت متانت اور شرافت سے جواب دیتے ہوئے بتایا۔ کہ انبیاء ہمیشہ خدا کے حضور اسی طرح تذلل کرتے ہیں۔ چنانچہ حضرت داؤد علیہ السلام نے بالکل انہی الفاظ میں زبور میں خدا کے حضور اپنے آپ کو پیش کیا ہے۔ اس کے بعد حضرت مولوی ابوالبرکات مولوی غلام رسول صاحب فاضل

مجالس خدام الاحمدیہ کیلئے نہایت ضروری اعلان

چندہ سالانہ اجتماع ۱۰ راکتوبر سے پہلے پہلے ادا کر دیا جائے

مجلس مرکزیہ کے فیصلہ کے مطابق تمام خدام کیلئے چندہ سالانہ اجتماع ادا کرنا لازمی ہے۔ اخبار میں اعلانات کے ذریعہ تمام مجالس خدام الاحمدیہ کو تاکید کی گئی تھی کہ وہ ۳۰ ستمبر تک اس کی ادائیگی کریں لیکن چند ایک مجالس کے سوا کسی نے بھی اس طرف توجہ نہیں کی۔ اور روزانہ قومی اور ملی مفاد کی خاطر اپنے اموال کو قربان کرنے کا عہد کرنے والے خدام کے لئے یہ حقیر ترین رقم (۴ ر فی خادم) ادا نہ کرنا نہایت ہی افسوسناک ہے۔ ہمارا سالانہ اجتماع بالکل قریب آ گیا ہے۔ جس کے انتظامات کے لئے روپیہ کی فوری اور اشد ضرورت ہے۔ پس تمام قائدین و زعماء حضرات اور خصوصاً سکرٹری صاحبان کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں اور فرائض کا احساس کرتے ہوئے اس اہم کام کی طرف متوجہ ہوں۔ اور اجتماع سے قبل چندہ سالانہ اجتماع وصول کر کے مرکز میں پہنچا دیں۔ نیز اجتماع پر تشریف لاتے وقت نمائندگان اس بات کی تسلی کر لیں کہ کیا ان کی مجلس نے سو فیصدی چندہ سالانہ اجتماع ادا کر دیا ہے؟

خاکسار:۔ بشیر احمد قائم مقام مہتمم مال

جماعت احمدیہ منٹگمری کا تبلیغی جلسہ

۷-۸ اکتوبر ۱۹۴۳ء کو جلسہ ہو گا جس میں سلسلہ عالیہ کے علماء کرام تقاریر فرمائیں گے ضلع منٹگمری اور اس کے مضافات کے احمدی احباب خود بھی تشریف لائیں اور دوسرے غیر احمدی دوستوں کو بھی ہمراہ لائیں کھانے اور رہائش کا انتظام مقامی جماعت کرے گی۔ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں

محمد یوسف ناظم تبلیغی جلسہ

کونوا مع الصادقین

آپ اپنے بیٹے کو لاہور کے کسی کالج کے ہوسٹل میں رہنے کی ہدایت دیتے وقت ارشاد خداوندی "کونوا مع الصادقین" کو ضرور مدنظر رکھیں۔ روحانیت کی حفاظت و ترقی پاکیزہ عادات اور اعلیٰ اسلامی اخلاق کے نشوونما کے لئے صادقین کی معیت ایک الٰہی نسخہ ہے۔ اس کو مت بھول جائیں۔ اور اپنے بیٹے کو احمدیہ ہوسٹل لاہور میں داخل کروائیں۔ تا وہ اپنی عادات و اخلاق کے لحاظ سے احمدیت کا حقیقی فرزند بن کر آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا باعث ہو سکے۔ غلام مصطفیٰ سپرنٹنڈنٹ احمدیہ ہوسٹل لاہور

فاستبقوا الخیرات

"جو لوگ صاحب جائیداد ہیں۔ ان کو چاہیئے کہ وہ اپنی جائیدادیں دین کے لئے وقف کر دیں۔ یہ طوعی تحریک ہے۔ میرا حکم نہیں ہے کہ ہر شخص اس تحریک میں ضرور شامل ہو۔ جو شخص ثواب کی خاطر اس تحریک میں شامل ہونا چاہے اسے چاہیئے کہ وہ اپنے جلد شامل ہو جائے۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا یہ ارشاد پڑھ کر وہ صاحب جائیداد جنہوں نے اس مبارک تحریک میں حصہ نہیں لیا بہت جلد اپنی جائیدادیں دین کے لئے وقف کر کے ثواب حاصل کریں۔

انچارج تحریک جدید

جماعتہائے احمدیہ صوبہ بہار کیلئے اعلان

جماعت احمدیہ صوبہ بہار کا سالانہ جلسہ تبلیغ اور مجلس شوریٰ بمقام بیگو سرائے (ضلع مونگیر) بتاریخ ۲۹ سے ۳۱ اکتوبر ۱۹۴۳ء بروز شنبہ۔ یکشنبہ انشاء اللہ تعالیٰ منعقد ہو گا سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کئی مبلغین کی بصیرت افروز تقریریں ہوں گی۔ احباب شرکت کی ابھی سے کوشش اور انتظام فرمائیں۔ امور مجلس شوریٰ کے لئے ضروری تجاویز عاجز کے پاس بھیجیں۔ تجاویز ۱۵ اکتوبر تک آ جانی چاہئیں۔ احباب اپنے ساتھ اپنے غیر احمدی دوستوں اور ہندو احباب کو بھی لانے کی کوشش کریں۔ قیام و طعام کا انتظام بیگو سرائے انجمن احمدیہ کی جانب سے ہو گا۔ تمام جماعت ہائے احمدیہ صوبہ بہار اور متفرق احباب جماعت احمدیہ صوبہ بہار سے یہ بھی التجا ہے کہ موجودہ گرانی کے لحاظ سے اخراجات جلسہ تبلیغ اور کانفرنس کے لئے رقومات چندہ کی معقول رقمیں جلد سے جلد میرے پاس بھجوائیں۔

عاجز سید وزارت حسین بیگو سرائے نائب امیر و سکرٹری مال جماعت احمدیہ صوبہ بہار

درخواست ہائے دعاء

(۱) قریشی عبدالحق صاحب پوسٹل پنشنر نواسہ و برادر زادہ حضرت سید ولد اول (رض) بعارضہ بخار و ذیابیطس سخت بیمار ہیں اور بہت کمزور ہو گئے ہیں (۲) جناب حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کو خون کا دورہ پڑ رہا ہے (۳) اہلیہ مولوی [illegible]

خدام اپنے سالانہ اجتماع میں کثرت سے شامل ہوں۔ جو ۱۳، ۱۴، ۱۵ اکتوبر کو ہو گا

منتظم اشاعت سالانہ اجتماع

نارتھ ویسٹرن ریلوے

ایکسپریس گڈس سروس

سڑک کے ذریعے

لاہور اور نکودر کے درمیان

بلک اپ سروس سے

جالندھر۔ خالصہ۔ چھہرٹہ۔ امرتسر۔ بٹالہ۔ دھاریوال۔ گورداسپور۔ اور پٹھانکوٹ

کے مابین آمد و رفت

اس ماہ کے وسط کے قریب شروع ہو گی۔ جاری ہونے کی ٹھیک تاریخ کا خیال رکھیے

شرح محصول:۔ ۱ ⅓ پائیاں فی من فی میل

تفصیلات کے لئے

متعلقہ سٹیشنوں کے گڈس سٹیشنوں پر پہنچ کر دریافت کیجئے

یا

تحریری طور پر جنرل منیجر این۔ ڈبلیو ریلوے لاہور سے درخواست کیجئے

یا

ایس۔ اے۔ سی TT سے ٹیلیفون نمبر ۲۲۱۹

جے۔ اے۔ سی (ڈاکخانہ) سے ٹیلیفون نمبر ۲۴۰۹

سے دریافت کیجئے

جنرل منیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں

"درحقیقت خوش اور مبارک زندگی وہی ہے جو دین الٰہی کی خدمت اور اشاعت میں بسر ہو۔ یہ وہ وقت ہے کہ تمام نبیوں کی پیشگوئیاں یہاں آ کر ختم ہو جاتی ہیں۔ اس لئے صدق اور خدمت کا یہ آخری موقعہ ہے جو بنی نوع انسان کو دیا گیا ہے۔ اب اس کے بعد کوئی موقعہ نہ ہو گا۔ بڑا ہی بدقسمت ہے وہ جو اس موقعہ کو کھو دے" (الحکم)

اس لئے آپ ہمارا اردو انگریزی گجراتی سستا لٹریچر منگوائیے۔ ہمیشہ اپنی جیب یا بیگ میں رکھیے مفت تبلیغ بطور تحفہ دیجئے۔ دوسری راہ یہ ہے کہ اپنے علاقہ کے لوگوں کے یا لائبریریوں کے پتہ مع قیمت روانہ فرمایئے۔ ہم یہاں سے ان کو روانہ کر دیں گے

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وی پی ارسال کر دیئے گئے ہیں احباب وصول فرما کر ممنون فرمائیں

حکومت ہند کے

انعامی بونڈز

خریدیئے

رقم بالکل محفوظ ◆ ہر سال میں دو بار بڑے بڑے نقد انعام جیتنے کے موقعے۔ سو سو روپے والے ایک لاکھ بونڈوں کے ہر سلسلے میں پہلا انعام پچاس ہزار روپے۔ دو دو سرے درجے کے انعام بیس بیس ہزار روپے کے۔ دو تیسرے درجہ کے انعام پانچ پانچ ہزار روپے کے ہر قرعے پر انعامات کی کل رقم ایک لاکھ روپے۔ دس دس روپے والے بونڈوں پر پہلا انعام دو ہزار پانچ سو روپے۔ دو دوسرے درجے کے انعام جن میں سے ہر ایک ایک ہزار دو سو پچاس روپے کا ہے۔ پانچ تیسرے درجے کے انعام جن میں سے ہر ایک پانچ سو روپے کا ہے۔ اور دس چوتھے درجے کے انعام جن میں سے ہر ایک دو سو پچاس روپے کا ہے۔ ہر سلسلے میں انعامات کی کل رقم فی قرعہ دس دس ہزار روپے ◆ جیتنے والے بونڈوں پر بعد میں پھر انعام مل سکتا ہے ◆ انعاموں پر انکم ٹیکس، سوپر ٹیکس، غیر معمولی نفع کا ٹیکس یا کارپوریشن ٹیکس نہیں لگتا ◆ بونڈ آسانی سے خریدے جا سکتے ہیں۔ اور انعام بھی آسانی سے وصول ہو جاتے ہیں ◆ آپ کی اصل رقم

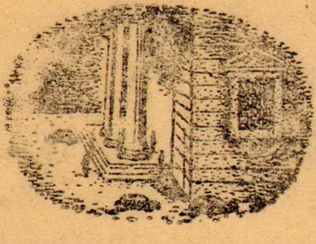

۱۵ جنوری ۱۹۴۹ء کو یا اس کے بعد واپس مل جائیگی ◆ پوری تفصیلات کے لئے ہندوستان میں ریزرو بینک آف انڈیا کے کسی دفتر سے یا امپیریل بینک آف انڈیا سے یا برطانوی ہند میں کسی سرکاری خزانے سے یا کسی ہندوستانی ریاست کے سرکاری خزانے سے جو حکومت ہند کے خزانے کا کام کرتا ہو درخواست کیجئے۔

حکومت ہند کے سکہ فائنینس نے شائع کیا

AAA 906

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صدقہ جاریہ

(۱) جناب ڈاکٹر فضل کریم صاحب بالاکوٹ ضلع ہزارہ نے مبلغ پندرہ روپے کی رقم بھیج غیر احمدی معززین کے نام ویتھ کے ایڈریس انہوں نے خود ارسال فرمائے ہیں) خطبہ نمبر جاری کرنے کے لئے ارسال فرمائے ہیں جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ انہیں کثیر سے بہتر اجر عطا فرمائے۔

(۲) جناب سید محمود احمد شاہ صاحب بخاری برادر نسبتی سید منصور احمد صاحب بخاری مرحوم نے پندرہ روپیہ کی رقم ارسال فرمائی ہے۔ تا مرحوم کی طرف سے صدقہ جاریہ کے طور پر کسی معزز کے نام "الفضل" جاری کر دیا جائے۔ "الفضل" اسوقت دنیا میں جو کہ قرآن کے فضل سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کر رہا ہے۔ اور کئی ایک نیک روحوں کے لئے ہدایت کا ذریعہ ثابت ہوا ہے۔ لہٰذا جو احباب اسے کسی غیر احمدی کے نام جاری کراتے ہیں وہ فی الحقیقت اس فریضہ کی انجام دہی کی طرف قدم (م)

ضرورت رشتہ

ایک انٹرنس پاس امور خانہ داری سے واقف عمر ۱۸ سال کی لڑکی کے لئے ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ مخلص دیندار مبایع احمدی برسر روزگار رشتہ کی ضرورت ہے

الف - ی

معرفت مرزا عبد الحق صاحب

امیر جماعت احمدیہ گورداسپور

آپکو اولاد نرینہ کی خواہش ہے

حضرت خلیفۃ المسیح اول کا تجویز فرمودہ نسخہ جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں انکو شروع سے ہی دوائی "فضل الٰہی" دینے سے تندرست لڑکا پیدا ہوگا قیمت مکمل کورس سولہ روپے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن۔ ۳ راکتوبر۔ آخن سے دس میل شمال کی طرف امریکی دستوں نے تین میل لمبے مورچے پر کل سے نیا حملہ شروع کر دیا ہے۔ اور اس وقت تک جرمنوں کی کئی میدانی چوکیاں برباد کر دی گئی ہیں۔ لوہے اور سیمنٹ کے بنے ہوئے مورچے اڑا دیئے گئے۔ اس طرح جو دراڑ پیدا ہوئی تھی۔ اس میں امریکی دستے داخل ہو کر دو بدو لڑائی لڑ رہے ہیں۔

لنڈن ۳ راکتوبر۔ خبر ملی ہے۔ کہ کینیڈین دستے اینٹ ورپ کے قریب پہنچ گئے ہیں۔

لنڈن۔ ۳ راکتوبر۔ جرمنی کی خبر ہے۔ کہ روسی فوجیں دریائے ڈینیوب کے پاس یوگوسلاویہ میں داخل ہو گئی ہیں۔ یوگوسلاویہ کا دارالسلطنت یہاں سے ۷۱ میل سے بھی کم دور رہ گیا ہے۔

لنڈن۔ ۳ راکتوبر۔ اٹلی میں موسم کی خرابی اور دشمن کے سخت مقابلہ کے باوجود اتحادی دستے آگے بڑھ رہے ہیں۔ آٹھویں فوج کے مورچے پر ہماری فوجوں نے ایک دریا کو پار کر لیا ہے۔ اور اپنے مورچے مضبوط بنا لئے ہیں۔

لنڈن۔ ۳ راکتوبر۔ کل برطانیہ کے اڈوں سے اڑ کر بارہ سو سے زائد ہوائی جہازوں نے جرمنی کے کئی مقامات پر بم برسائے۔ جنوبی بحرالکاہل میں سیلیبیز کے جزیرہ میں ہوائی میدانوں پر دو سو سے زائد ٹن وزن کے بم گرائے گئے۔ مینادو اور کنڈ اور مقامات پر زور کے حملے کئے گئے۔

کانڈی ۳ راکتوبر۔ برما میں پانچویں فوج کے دستے ٹیڈم پر کامیابی حاصل کر رہے ہیں۔ ٹیڈم کے مشرق اور شمال مشرق میں جگہ جگہ لڑائی ہو رہی ہے۔

بمبئی۔ ۳ راکتوبر۔ کل سیواگرام میں کستوربا میموریل فنڈ کے جلسہ میں گاندھی جی نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ یہ فنڈ عورتوں اور بچوں کی تعلیم پر خرچ کیا جائیگا۔ اور اس سے دیہاتی فائدہ اٹھائیں گے۔ اس فنڈ میں اس وقت تک اسی لاکھ سے زیادہ روپیہ جمع ہو چکا ہے۔

برنسٹن۔ (نیوجرسی) ۳ راکتوبر امریکی نائب وزیر نے برنسٹن یونیورسٹی کی صنعتی تعلقات کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ جوں جوں جنگ جاپان کے قریب ہوتی جائے گی۔ اسے شکست دینے کا کام مشکل تر ہوتا جائے گا۔ کیونکہ جاپان کے اندرونی علاقہ میں دشمن کی زبردست طاقت جمع ہے۔

لنڈن۔ ۳ راکتوبر۔ جرمن نیوز ایجنسی نے اعلان کیا ہے۔ کہ مارشل پیٹان جرمنی پہنچ گیا ہے۔ یہ معلوم نہیں ہوا۔ کہ آیا وہ اپنی مرضی سے گیا ہے۔ یا زبردستی لے جایا گیا ہے۔

نابھہ۔ ۳ راکتوبر۔ سردار گوردیال سنگھ ہوم منسٹر ریاست نابھہ فوت ہو گئے ہیں۔

چنکنگ ۳ راکتوبر۔ چنکنگ میں مسٹر چرچل کے اس بیان پر حیرانی ظاہر کی جا رہی ہے۔ کہ امریکہ چین کو بھاری امداد دے رہا ہے۔ وہ مسٹر چرچل کے اس بیان سے متفق نہیں۔

جے پور۔ ۳ راکتوبر آل انڈیا ہندی ساہتیہ سمیلن نے ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ جس میں ہندی کے ادیبوں سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ آل انڈیا ریڈیو کا بائیکاٹ کر دیں۔ اور اس کے پروگراموں میں اس سے عدم تعاون کریں۔

سری نگر۔ ۳ راکتوبر۔ مہاراجہ کشمیر کی طرف سے رائے بہادر پنڈت اننت رائے کو ریونیو منسٹر مقرر کیا گیا ہے۔

نئی دہلی۔ ۳ راکتوبر۔ چاندنی چوک میں ایک عینکوں کی دوکان میں آگ لگ گئی جس سے تقریباً ایک لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا۔

لکھنؤ۔ ۳ راکتوبر۔ بابو پرشوتم داس ٹنڈن سپیکر یو۔پی اسمبلی نے یہاں ہریجن انڈسٹریل ہوم کے سالانہ جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہمارے بہت سے سیاسی مسائل کی وجہ وہ سیاسی بے انصافیاں ہیں۔ جو ہم ہریجنوں سے کرتے ہیں۔ اگر ہم ان کا خاتمہ نہیں کریں گے۔ تو ہندو سماج اپنے آپ کو تباہی کے گڑھے میں ڈال دے گا۔

جموں۔ ۳ راکتوبر۔ کشمیر سٹیٹ اسمبلی کے اجلاس میں مہاراجہ صاحب کی طرف سے ایک اہم اعلان سنایا گیا۔ اس کے مطابق چھ ممبروں کا ایک پینل بنایا جاویگا جس میں تین ممبر صوبہ جموں سے لئے جائیں گے۔ اور تین کشمیر سے۔ اس کمیٹی کو دو وزیر منتخب کرنے کا اختیار ہوگا۔ ایک وزیر مسلمان ہوگا۔

سڈنی ۳ راکتوبر۔ آسٹریلیا کی دس ہزار لڑکیوں نے وہاں پر مقیم امریکن سپاہیوں سے شادیاں کر لی ہیں۔

شملہ ۳ راکتوبر۔ سر جوگندر سنگھ نے ٹیچروں کی کانفرنس کا آغاز کرتے ہوئے تعلیمی کمیٹی کی رپورٹ کا ذکر کیا۔ جس کے مطابق ۶ سے ۱۴ برس تک کی لڑکیوں اور لڑکوں کو مفت اور جبری تعلیم دی جائیگی۔ آپ نے کہا۔ کہ سکولوں کے لئے نہایت اچھے ڈاکٹر رکھنے چاہئیں۔ تا کہ بچوں کی صحت اچھی رہ سکے۔

نئی دہلی ۳ راکتوبر حکومت ہند الگ الگ قرضوں کو ایک قرضے میں ملانے کے لئے ۲۵ کروڑ روپیہ ۳ فی صدی سالانہ کی شرح سے قرض لینے والی ہے۔ جو ۱۹۶۶ اور ۱۹۶۸ کے درمیان واجب الادا ہوگا۔

نئی دہلی۔ ۳ راکتوبر۔ عازمانِ حج کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ بطور ایک خاص صورت کے اس امر کی اجازت دی گئی ہے۔ کہ ہر حاجی حجاز میں اپنے اخراجات کے لئے اگر وہ ادنٹ پر سفر کرے۔ تو ۱۲ اشرفیاں اور اگر بس پر سفر کرے۔ تو ۱۵ اشرفیاں اپنے ساتھ لے جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ فرسٹ کلاس میں سفر کرنے والے حاجی خیرات کے لئے دو ہزار روپیہ تک اور دوسرے کلاسوں کے حاجی ایک ہزار روپے تک کی رقم اپنے ساتھ لے جا سکتے ہیں۔

بمبئی۔ ۳ راکتوبر۔ یہاں بمبئی صوبائی مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کے ایک اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعہ مسٹر جناح کے اس طرز عمل کی تائید کی گئی۔ جو انہوں نے مسٹر گاندھی سے اپنی گفت و شنید کے دوران میں اختیار کیا۔ اور ان کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا گیا۔

نئی دہلی۔ ۳ راکتوبر۔ اکھنڈ ہندوستان لیڈرز کانفرنس ۷-۸ راکتوبر کو دہلی میں منعقد ہو رہی ہے۔

لنڈن ۳ راکتوبر۔ ماسکو ریڈیو نے آسٹریا کے لوگوں کے نام ایک خاص براڈ کاسٹ میں ان سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ فوراً خانہ جنگی شروع کر دیں۔ دلیری سے ضرب لگاؤ۔ اور اپنی گولیاں جرمن افسروں کے دلوں سے پار کر دو۔ ہٹلر نے خانہ جنگی کو روکنے کے لئے دس ہزار جرمنوں کو نظر بند کر دیا ہے۔

لاہور۔ ۲ راکتوبر۔ سونا ۶۸ روپے ۸ آنے
چاندی ۱۲۲ پونڈ ۰-۰-۷۴

امرتسر۔ ۲ راکتوبر سونا ۷۰ روپے ۱۲
چاندی ۱۲۲ پونڈ ۰-۰-۷۴

لاہور ۳ راکتوبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ پنجاب گورنمنٹ کے ایڈووکیٹ جنرل کی اسامی کے لئے چودھری نذیر حسین کا نام لیا جا رہا ہے۔ جو آج کل پنجاب گورنمنٹ کے قانونی مشیر کے فرائض سر انجام دے رہے ہیں۔ چودھری نذیر حسین سر شہاب الدین کے سب سے چھوٹے ہم زلف ہیں۔

کانڈی ۲ راکتوبر۔ چودھویں فوج نے جاپانیوں کو ٹیڈم کے مشرق میں ایک گاؤں سے نکال دیا ہے۔ اراکان میں بوتھیڈانگ کے قریب ہمارے گشتی دستے کی جھڑپیں جاپانیوں سے ہو رہی ہیں۔

واشنگٹن۔ ۳ راکتوبر۔ بحرالکاہل میں جاپانیوں کے ۱۲ جہازوں کو ڈبو دیا گیا ہے۔ بورنیو کے ہوائی اڈے پر بمباری کی گئی۔ دشمن کے پانچ فائٹر مقابلہ پر آئے۔ جن میں سے ۳ کو گرا لیا گیا۔

جماعت احمدیہ کن باجوہ کا تبلیغی جلسہ

تاریخوں کی تبدیلی کا اعلان

یہ جلسہ ۱۷ اور ۱۸ راکتوبر کی بجائے ۱۴-۱۵ راکتوبر کو ہوگا۔ مرکز سے مولوی محمد یار صاحب عارف۔ مولوی ابوالعطاء صاحب۔ قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری۔ مہاشہ محمد عمر صاحب اور گیانی واحد حسین صاحب تشریف لے جائینگے۔ اردگرد کی تمام احمدی جماعتوں سے گذارش ہے۔ کہ شامل ہوں۔ اور جلسہ کو کامیاب بنائیں۔ قیام و طعام کا انتظام ہوگا۔ دوست موسم کے لحاظ سے بستر اپنے ہمراہ لائیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)